توضیح حق و ہدیٰ

تصنیف

مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ



ترتیب وتسہیل

محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی



شائع کردہ موسسۂ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیۃ پیلی بھیت شریف یوپی (انڈیا)

الحمد للرب تبارک و تعالیٰ

یہ مبارک رسالہ، جماعت مرزائیہ قادیانیہ پر سوط عذاب،
منکرین عقیدۂ ختم نبوّت کے مغالطات کا قاطع جواب مسمیٰ

باسم تاریخی

توضیح حق و ہدیٰ

==========۱۳۵۷ھ==========

تَصْنِیفِ لَطِیْف

حامی سنن ماحی فتن، ضیغم اسلام وسنیت اطیب العلماء حضرت علامہ مفتی ابوطاہر
محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ صدیقی داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام ایم. پی.

ترتیب و تسہیل

محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

موبائل 9719703910

شائع کردہ:

مؤسسہ مرأۃ الدعوۃِ الاسلامیہ

گلڑیا سکولہ، پیلی بھیت شریف یو پی

Contact at: Islamic Invitation Mirror,
Gularia Sakola, Pilibhit-262001 (U.P.) INDIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی شفیع المذنبین خاتم النبیین. رحمۃ اللعالمین و علی الہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد جاننا چاہئے کہ سردار اصفیاء خاتم الانبیاء معدن الجود والعطا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم کو خاتم النبیین جاننا اور ماننا ضروریات دین سے ہے جس کو مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ نیز خاتم النبیین کے یہ معنیٰ بھی ضروریات دین سے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وبارک وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ہرگز نہیں مل سکتی۔ رب تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین (یعنی ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے) صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کانت بنو اسرائیل تسو سھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی ولا نبی بعدی بنی اسرائیل میں سرداری کے کام انبیاء کرام علیہم السلام انجام دیتے تھے۔ جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) احمد وترمذی و حاکم بسند صحیح برشرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم و اقرہ الناقد ون حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ

نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں (یعنی پاکیزہ خواب)۔
غرض کہ بکثرت آیات قرآنی واحادیث نبوی علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام اس پر ناطق وشاہد ہیں کہ نبوت حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ حضور ہی اوّل النبیین ہیں۔ اور حضور ہی آخر الانبیاء ہیں۔ فاتح باب نبوت بھی حضور ہی ہیں اور ختم دور نبوت بھی حضور ہی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ ملاحظہ ہو کتاب مستطاب جزأ اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ مصنفہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد اعظم سیدنا ومولانا مولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خانصاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس ﷺ کے بعد نبوت ملنے کا دعویٰ کرنے والا مطلقاً کافر ہے

حضور پرنور سرکار دو عالم ﷺ کے بعد نبوت ملنے کا دعویٰ کرنے والا مطلقاً کافر ومرتد ہے۔ خواہ بلا واسطہ اپنے کو مستقل نبی کہے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسط سے نبوت ملنے کا دعویٰ کرے۔ ہر طرح کافر و بے ایمان۔ مرتد و بندۂ شیطان ہے۔ اور ایسے مدعیان نبوت کی خبر عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے دے دی تھی۔ امام بخاری حضرت ابو ہریرہ سے اور احمد و مسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وھذا احدیث ثوبان رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ لفظ البخاری۔ دَجَّالُوْنَ

کَذَّابُونَ قَرِیباً مِنْ ثَلٰثِیْنَ۔ عنقریب اس امت میں تقریباً تیس دجال کذاب نکلیں گے۔ ہر ایک دعویٰ کریگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اہل علم پر روشن ہے کہ جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا نبی بعدی وہاں کوئی قید نہیں لا نفی جنس کا ہے۔ اس نے نبوت کی ہر جنس کی نفی کر دی۔ پس کسی بھی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا آیات واحادیث کا منکر ہو کر کافر و مرتد ہے۔ ایسا کہ جو شخص اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد مستحق نار دائمی ہے۔

اور کامیاب وسعادت مند ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دجالان کذاب مدعیان نبوت کی باتوں کو نہ سنا اور لعنت اللہ علیٰ الکذابین (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت) کہہ کر ان سے دور رہے اور انہیں اپنے سے دور رکھا اور ٹوٹے میں ہیں وہ لوگ جو مدعیان نبوت کو مسلمان جانتے ہیں اور ان کی جھوٹی نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ یا مدعیان نبوت کو مسلمان جانتے انکے یا ان کے متبعین کے کفر وارتداد میں شک کرتے ہیں کیوں کہ یہ سارے کے سارے قطعاً کفار و مرتدین ہیں ایسے کافروں کے حق میں شریعت مطہرہ کا یہ اجماعی فتویٰ ہے کہ من شك فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفرا (جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے)

سب سے پہلے مولوی محمد قاسم نانوتوی نے خاتم النبیین کے یہ معنی گڑھے:- کہ آپ موصوف بوصف نبوت بالذّات ہیں۔ اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے۔ پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں اور نتیجہ یہ نکالا کہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم

(مطابق اصل) بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

یعنی اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد لاکھوں کروروں نبی پیدا ہو جائیں تو وہ سب نبوت کا فیض حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سے پائے ہوں گے لہٰذا ختم نبوت میں کچھ خلل نہیں پڑیگا کیونکہ دیوبندی دھرم میں خاتم النبیین کے یہ معنی مراد لینا کہ حضور پر نور سب سے پچھلے نبی ہیں غلط اور جاہلوں کا خیال ہے خاتم النبیین کے معنی دیوبندی گڑھت میں تو یہ ہیں کہ بغیر کسی واسطے کے خود نبی ہو۔ اور دوسرے لوگ اس کے فیض سے نبی بنیں۔ (تحذیرالناس صفحہ ۴ و ۲۸ و ۳۰)

انہیں نانوتوی صاحب کا اتباع کر کے مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت نے یہ کفر قبول کیا چنانچہ اپنے رسالہ 'ایک **غلطی کا ازالہ**' کے صفحہ ۳ پر لکھا کہ

ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آں حضرت کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیوں کہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اس کے جلال کے لئے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی

ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو

دیکھئے وہی نانوتوی صاحب والی کفری تحریف ہے وہی ناپاک کفری نتیجہ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب دعویٰ نبوت کی دل میں ٹھانی اپنے اس ناپاک دعویٰ کے ثبوت میں طرح طرح کی شطرنجی چالوں سے کام لیا نوبت بانیجا رسید کہ حافظہ نباشد (بات یہاں تک پہونچی کہ پچھلی بات بھی یاد نہ رہی) کی ٹھہری اسی لئے مرزا صاحب کی تصانیف میں متضاد عبارتوں کا انبار ہے۔ جنکے باعث مرزائی جماعت میں تین پارٹیاں ہوگئیں۔

ایک **پیغامی پارٹی** جو محمد علی ایم اے لاہوری کی متبع ہے۔ اس کا اعتقاد ہے کہ مرزائے قادیان مجدد اسلام اور اپنے وقت کا امام مہدی ہے اگرچہ نبی ورسول نہیں۔

دوسری **قادیانی** پارٹی جو خلیفہ محمود قادیانی کی متبع ہے۔ اس کا اعتقاد ہے کہ مرزا قادیانی نبی ہے۔ مگر صاحب شریعت جدیدہ رسول نہیں اور یہ بھی دکھانے کے دانت ہیں ورنہ بروزی وظلی ومجازی کے پردے ڈال کر یہ پارٹی اپنے مرزا کو رسول وآدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ اور نہیں معلوم کیا کیا مانتی ہے۔ علیٰ نبینا وعلی سائر الانبیاء الصلاۃ والسلام۔

تیسری **اروپی** جو ظہیر الدین اروپی کی متبع ہے۔ اس کا اعتقاد ہے کہ مرزا قادیانی مستقل طور پر نبی ورسول ہے۔ قادیانی شریعت محمدی شریعت کی ناسخ ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے متنبّی قادیان افضل ہے۔ والعیاذ باللّٰہ الواحد القہار۔

یہ تینوں پارٹیاں کافر و مرتد ہونے میں بالکل یکساں ہیں اگرچہ مسلمانوں کے حق میں سب سے زائد ضرر رساں مرزائیہ پیغامیہ ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ تینوں پارٹیاں مرزا صاحب ہی کے اقوال سے استدلال کرتی ہیں اور اپنے اپنے دعوی وعقیدہ کے ثبوت میں۔ مرزا قادیانی ہی کی تصانیف سے سند پیش کرتی ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب کے دعوائے نبوت سے بکثرت آیات واحادیث کا بطلان ہوتا ہے۔ اسلئے مرزا صاحب کو نبی ورسول ماننے والی قادیانی جماعت نے ایک ٹریکٹ بنام عقیدۂ ختم نبوت جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے شائع کیا ہے جو اس وقت میرے پیش نظر ہے۔ اس ٹریکٹ میں مسلمانوں کو دھوکا دینے، بہکانے اور اپنے جال میں پھانسنے کے لئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب باوجود نبی ہونے کے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے تھے چنانچہ مصنف ٹریکٹ صفحہ ۳ پر یوں رقم طراز ہے۔

اور حضرت اقدس کو نبوت مستقلہ حقیقیہ کا تو ذکر ہی کیا نبوت مستقلہ غیر حقیقیہ کا بھی دعویٰ نہیں تھا آنحضرت ﷺ سے پہلے نبوت کی یہی دونوں قسمیں جاری تھیں یعنی ایک مستقلہ حقیقیہ جسکے ساتھ شریعت ہوتی تھی اور ایک مستقلہ غیر حقیقیہ جسکے ساتھ کوئی شریعت نہیں ہوتی تھی۔ مگر خواہ شریعت والی نبوت ہو خواہ بغیر شریعت کی دونوں بغیر وسیلہ کسی نبی سابق کے براہ راست خدا کی طرف سے عطا ہوتی تھیں اور ان دونوں ہی کا سلسلہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ نہ تو آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی آ سکتا ہے اور نہ کوئی غیر تشریعی نبی جو مستقل ہو۔ کیوں کہ ان دونوں قسموں کے نبیوں کا آنا آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے برخلاف ہے۔ اور حضرت اقدس کا دعویٰ ان دونوں قسموں کی نبوتوں میں سے کسی قسم کی نبوت کا بھی نہیں تھا۔ بلکہ آپ کا دعویٰ نبوت

ظلیہ کا تھا یعنی ایسی نبوت کا جو نہ تو شریعت والی ہے۔ جیسی کہ حضور انور نبی کریم ﷺ اور حضرت موسیٰ اور بعض اور انبیاء علیہم السلام کی تھی اور نہ ایسی نبوت کا جو آں حضرت ﷺ سے پہلے بیشمار غیر تشریعی نبیوں کو براہ راست اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوتی تھی جسکے عطا ہونے میں کسی اور نبی کے وسیلہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا تھا۔[۱]

(۱) یہ سرتاپا غلط ہے اللہ عزوجل کی بارگاہ سے جس کسی کو نبوت و رسالت عطا ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے توسط و توسل سے عطا ہوئی۔ نبوت و رسالت ہی پر موقوف نہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہر نعمت کے ملنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی واسطہ و وسیلہ ہیں۔ حضور مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم خود فرماتے ہیں انا ابو القاسم الله يعطى و انا اقسم میں ابو قاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں۔

مزید لکھتا ہے۔

بلکہ حضرت اقدس کا دعویٰ ایسی نبوت کا تھا جو آنحضرت ﷺ کے وسیلہ و طفیل سے ملنے والی تھی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ نبوت کسی کو نہیں ملی[۲]

(۲) جبکہ مرزائیوں کی اصطلاح میں نبوت ظلیہ اسی نبوت کا نام ہے۔ جو کسی کے وسیلہ و طفیل سے ملے تو تمام انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی نبوت و رسالت ظلیہ ہی ٹھہری کیونکہ سب حضرات کو حضور اقدس ﷺ کے واسطہ و طفیل سے نبوت و رسالت عطا فرمائی گئی۔ نبوت و رسالت تو وصف ہے۔ جو ذات کے تابع اور وجود پر موقوف ہے۔ انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی ذوات مقدسہ ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے طفیل پیدا فرمائی گئیں۔ لولاك لما خلقت الدنيا اُن حضرت عالیات کا وجود ہی رحمت عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں ہوا۔ وما ارسلناك الا رحمة للعلمين۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی یقیناً ختم نبوت کے منکر اور اپنے لئے ایسی ہی نبوت و رسالت کے مدعی تھے جیسی نبوت و رسالت حضرات انبیاء و مرسلین کی تھی۔ علیہم الصلاۃ والسلام۔)

اور لکھتا ہے:-

کیونکہ آپ سے پہلے آپ کی طرح عظیم الشان نبی کوئی نہیں آیا تھا۔[۳]

(۳) جس کے طفیل سے کوئی شخص کوئی نعمت پائے اس کا دنیا میں پیشتر ظہور ہونا کیا ضرور ہے؟

مزید لکھا ہے:-

اور اللہ تعالیٰ نے یہ درجہ و رتبہ کسی اور نبی کو عطا نہیں فرمایا تھا کہ اس کے وسیلہ و طفیل سے کسی کو نبوت ملے یہ رتبۂ عالیہ صرف آنحضرت ﷺ ہی کو عطا ہوا کہ آپ کا ایک کامل امتی آپ کی متابعت و غلامی میں آپ کے وسیلہ و طفیل سے نبوت ظلیہ کا درجہ پا سکتا ہے۔[۴]

(۴) تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے امتی بنے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح نبی الامم ہیں اسی طرح نبی الانبیا بھی ہیں واذاخذاللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتب و حکمة الاٰیه سے یہ مضمون مبرہن و روشن۔)

اور لکھا ہے:-

مذکورہ بالا دونوں قسم کی نبوتیں جو آنحضرت ﷺ سے پہلے جاری تھیں ختم ہو چکی ہیں لیکن نبوت ظلیہ کا دروازہ آپ کی امت کے لئے بند نہیں۔[۵]

(۵) قرآن پاک و احادیث صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مطلقاً نبوت کا بیان ختم فرمایا۔ مگر مرزائیہ نے یہ پچر لگائی (لیکن نبوت ظلیہ کا دروازہ آپ کی امت کے لئے بند نہیں) جو قطعاً ضروریات دین کا انکار ہے)

آخر میں لکھا:۔

اور ایسے نبی کے آنے سے جس نے نبوت نہ براہ راست بلکہ آنحضرت ﷺ کی غلامی کی برکت اور حضور کی متابعت وفرمانبرداری کے نتیجہ میں حضور کے وسیلہ وطفیل سے پائی ہو۔ حضور کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا کیوں کہ حضور کا امتی وغلام ہونے اور حضور کے وسیلہ وفیض سے ظلی نبوت پانے کی وجہ سے اسکا وجود کوئی مستقل وجود نہیں۔[٦]

(٦) یہ مرزا صاحب قادیانی کی اپنی ایجاد نہیں بلکہ مولوی قاسم صاحب نانوتوی کا کفر ہے۔ چنانچہ وہ بھی یہی مانتے ہیں کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے بعد حضور ہی کے فیض سے نبوت پاکر اگر کوئی نبی پیدا ہو جائے تو حضور کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ مسلمانو! للہ بنظر انصاف دیکھو اور فیصلہ کرو کہ انکار ختم نبوت وتحریف معنی خاتم النبیین ان دونوں کفروں میں دیوبندی استاد اور قادیانی چیلے ہوئے اور منکر ضروریات دین ہو کر کافر ومرتد ٹھہرے یا نہیں؟ و العیاذ باللہ تعالیٰ

اہلسنت و جماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء سابقین و مرسلین سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سب کے سب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کے امتی تھے حضور ہی کے وسیلہ وطفیل سے اُن کو نبوت ورسالت ملی ان کی نبوت و رسالت حضور ہی کی نبوت و رسالت کا ظل و پرتو تھی۔ اُن سب تارہائے آسمان نبوت و سیارگان فلک رسالت میں اسی خورشید نبوت و

آفتاب رسالت کا نور نبوت و رسالت جلوہ گر تھا۔ سیدنا امام محمد بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

فکل ای اتی الرسل الکرام بها فانما اتصلت من نوره بهم

فانه شمس فضل هم کواکبها یظهرن انوار هاللناس فی الظلم

(تمام انبیاء کرام کے معجزات آپ ہی کے نور کا صدقہ ہیں۔آپ آفتاب فضیلت ہیں اور دوسرے انبیاء ستارے ہیں جو لوگوں کے سامنے تاریکی میں جگمگاتے ہیں)

اور مرزا صاحب اپنے لئے بقول مصنف ٹریکٹ ایسی ہی نبوت کے مدعی ہیں تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اُسی نبوت کے دعویدار ہیں جو حضور علیہ و علیٰ آلہٖ الصلاۃ والسلام کے ظہور سے پہلے جاری تھی جس کا اب دعویٰ کرنیوالا یا کسی اور کیلئے ماننے والا یا کسی کیلئے جائز الحصول کہنے والا قطعاً یقیناً کافر و مرتد ملحد بیدین ہے۔ مرزائیوں نے جس کا نام نبوت ظلیہ اور نانوتوی نے نبوت بالعرض رکھا ہے وہی تو وہ نبوت ہے جو حضور اقدس صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے جاری تھی اسی کو تو سرکار رسالت مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تشریف لا کر ختم فرمادیا۔ اُسی کا دعویٰ کرنیوالا تو کافر و مرتد ہے۔تو مرزا صاحب کیلئے نبوت ظلیہ کا اقرار اپنے کافر و مرتد ہونے کا اظہار ہے۔اور نانوتوی صاحب کا اس نبوت بالعرض کے ختم ہونے سے انکار اپنے کافر و مرتد ہونے کا اعلان واضح و آشکار ہے۔والعیاذ باللہ الواحد القہار ۱۲

قارئین کرام! ٹریکٹ میں مرزا صاحب کو نبوت ظلیہ ملنے کے ثبوت میں کوئی لچر سے لچر پوچ سے پوچ دلیل بھی پیش نہیں کی گئی اور پیش بھی کہاں سے کرتے ان خرافات کو اسلام اور اسلام کو ان خرافات سے کوئی واسطہ و

علاقہ نہیں البتہ صفحہ ۶ لغایت ۱۱ میں مرزا صاحب کی تصانیف سے ستائیس عبارتیں اس امر کے ثبوت میں نقل کی گئی ہیں کہ مرزا صاحب باوجود نبی و رسول ہونے کے عقیدۂ ختم نبوت کے منکر نہ تھے۔ یہ دراصل مسلمانوں کو اپنے دام میں پھانسنے اور ان کے متاع دین و اسلام کو لوٹنے کیواسطے سبز باغ دکھا کر صریح دھوکا کیا ہے۔ اور اس قسم کی فریب دہی مرزائیوں کا شعار مذہبی ہے۔
کچھ ہی عرصہ ہوا کہ مرزائی جماعت کا ایک ٹریکٹ "اکیس ہزار روپیہ کا نقد انعام" میری نظر سے گزرا جس میں حدیث شریف کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم کا من گھڑت ترجمہ "تم کیسے ہو گے جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے ہی تمہارے امام ہوں گے) کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء کیا کہ دیکھئے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیسا صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ تم مسلمانوں میں سے ہی ایک شخص جو تمہارا امام ہو گا وہی ابن مریم ہو گا۔
حالانکہ حدیث شریف کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ کیا کیفیت تمہاری ہوگی جبکہ نازل ہوں گے ابن مریم تم میں اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا۔ یعنی اس وقت تمہاری مسرت و خوشی کی کیا کیفیت ہوگی۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نزول فرمائیں گے اور تم میں سے تمہارے امام یعنی حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا فرمائیں گے۔ مرزائیوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ حدیث شریف ان کے خود ساختہ مسیح موعود کے دعویٰ کے سراسر خلاف ہے تو اپنی طرف سے حدیث شریف کے ترجمہ میں الفاظ وہ اور وہی اضافہ کر کے دو ہستیوں یعنی حضرت مسیح علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی آمد کی بشارت اس حدیث شریف میں ہے ایک ہستی قرار دے دیا کیوں کہ ان کے خود ساختہ مسیح کا

دعویٰ اپنی ہستی کے متعلق امام مہدی اور ابن مریم ہونے کا تھا۔ مگر اہل فہم پر آفتاب نصف النہار سے روشن تر ہے کہ یہ حدیث شریف علی الاعلان دو ہستیوں کی تشریف آوری کی بشارت دے رہی ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امام ہونے کی ہم مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ بتائیں اور منہ مانگا انعام پائیں کہ اس حدیث شریف میں وہ کون سے الفاظ ہیں جن کا ترجمہ وہ اور وہی ہو سکے اور مرزائیوں کی مطلب براری ہو جائے یعنی دو جدا جدا ہستیوں کے بجائے اس حدیث شریف کی رو سے ایک ہستی قرار دیجائے۔ مسلمانو! دیکھو حدیث شریف کا غلط ترجمہ کر کے کیسی دن دہاڑے اندھیری ڈالنا چاہی ہے۔ گویا آفتاب عالمتاب کی ٹھیک دوپہر کی روشنی میں آفتاب کے وجود سے انکار کیا گیا ہے۔ پھر اس حدیث شریف میں تو ابن مریم کے نازل ہونے کی بشارت ہے۔ مرزا صاحب کی ماں کا نام مریم نہیں تھا تو مرزا صاحب ابن مریم کیونکر ٹھہرائے جا سکتے ہیں ہاں مرزا صاحب کے ابن مریم ہونے کی کہانی خود مرزا صاحب کی زبانی سنئے۔

ایک مرتبہ مجھ پر کشف کی سی حالت طاری ہوئی کہ گویا میں عورت ہوں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا مجھ میں مریم کی طرح عیسیٰ کی روح نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر دس ماہ کے بعد مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ بس میں ابن مریم ٹھہرا۔

کیا خوب خود ہی مرزا صاحب مریم بنے دس ماہ تک حاملہ رہ کر خود ہی ابن مریم بن گئے۔ العجب ثم العجب مرزا صاحب کے متبعین اس قول بدتر از بول کو وحی آسمانی سمجھیں تو سمجھیں مگر مسلمان تو ان خرافات کو ماننا درکنار

سننا بھی گوارا نہیں کریں گے۔ مرزائیوں کا نبی بھی عجیب نبی ہے کہ خود ہی مریم بن کر حاملہ ہوا اور خود ہی ابن مریم بن گیا۔ یہ معمہ کسی صاحب عقل کے سمجھنے کا نہیں البتہ عقل سے کورا دین وایمان سے بے بہرہ امنا و صد قنا کے نعرے لگائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

خیر آمدم برسر مطلب کہنا تو یہ ہے کہ مصنف ٹریکٹ نے مرزا صاحب کی کتب سے ستائیس عبارتیں پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین عقیدۂ ختم نبوت کے منکر نہیں حالاں کہ مرزا صاحب کی تصانیف میں بکثرت وہ عبارتیں موجود ہیں جن میں عقیدۂ ضروریہ دینیہ ختم نبوت کا صاف صاف انکار اور معاذ اللہ اپنی نبوت ورسالت کا صریح اقرار ہے ہم فی الحال مرزا صاحب منکر ختم نبوت کی ستائیس عبارات کفریہ پیش کرتے ہیں جن سے روز روشن کی طرح عیاں وآشکار ہو جائیگا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ اُسی رسالت ونبوت کا تھا۔ جو حضو پرنور علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی۔ نیز اُس نبوت ورسالت کا بھی دعویٰ تھا۔ جو سردار انبیاء معدن الجود و العطا کو عطا ہوئی تھی وہ عبارات یہ ہیں۔

مرزا قادیانی کا دعوائے نبوت

(۱) مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ پر دعویٰ کیا کہ ان پر وحی اتری انا ارسلنا الیکم رسولا شاھد اعلیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا۔ اس رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔

دیکھو کیسا صاف صاف مرزا صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند رسول ہونے کا دعویٰ کیا یعنی اس نبوت کا دعویٰ کیا جو حضور پرنور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی۔ پس مرزا صاحب اور اُن کے متبعین خود اپنے ہی اقوال مندرجہ ٹریکٹ سے کافر وملحد دائرۂ اسلام سے خارج ٹھہرے۔ مسلمانوں للہ انصاف...... کیا مصنف ٹریکٹ کا یہ قول کہ:-

آپ کا دعویٰ نبوت ظلیہ کا تھا۔ یعنی ایسی نبوت کا جو نہ شریعت والی ہے جیسی کہ حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ اور بعض اور انبیاء علیہم السلام کی تھی۔

مرزا صاحب کی القائے شیطانی والی مندرجہ بالا وحی کے سراسر خلاف نہیں؟ ؎ بولو دونوں میں کون ہے کذاب

(۲) یٰسین انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم۔ اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔ راہ راست پر اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷)

یہاں بھی مرزا صاحب نے اپنا شمار مرسلین سابقین میں بتا کر اُسی نبوت کا دعویٰ کیا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی اور اس قسم کی نبوت کا مدعی از روئے مصنف ٹریکٹ بھی منکر ختم نبوت ہو کر کافر ومرتد دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (ملاحظہ ہو ٹریکٹ صفحہ ۲)

مرزائیو! ذرا گریبان میں منہ ڈال کر ٹھنڈے دل سے غور کرو۔ تمہارے خود ساختہ نبی کی وحی تم کو اور تمہارے نبی سب کو کافر ومرتد بناتی ہے۔

بولو دونوں میں کون ہے جھوٹا؟

(۳) انا ارسلنا احمد الی قومہٖ فاعرضوا وقالو اکذاب اشر (اربعین ۳ صفحہ ۲۳)

(۴) فکلمنی و نادانی و قال انی مرسلک الی قوم

مفسدين واني جاعلك للناس اماما داتي مستخلفاك اكراما كماجر سنتي في الاولين۔ (انجام آتھم صفحہ ۷۹)

(۵) الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا، فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کیطرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم صفحہ ۶۲)

(۶) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلا صفحہ ۱۱)

(۷) پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے (دافع البلا صفحہ ۱۱)

(۸) تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ بہر حال جبتک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس رہے۔ قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیوں کہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ اب اگر خدائے تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دور ہوسکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پزیرائی نہیں (دافع البلا صفحہ ۱۰)

(۹) جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کی ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے (اربعین ۴ صفحہ ۱۹)

ان تمام اقوال پر از ضلال میں بھی وہی رسول ہونے کی پکار ہے۔ اور

توریت وانجیل اور قرآن شریف کے مثل اپنی وحی پر اپنا ایمان رکھنا بتایا ہے۔ نہیں معلوم قادیانی دھرم میں حضور پرنور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد شریعت والی نبوت کے مدعی کے سینگ ہونا چاہیئے جو مرزائی جماعت مرزا صاحب کو تو تشریعی نبی نہیں مانتی حالانکہ مرزا صاحب اپنی وحی کو مثل قرآن شریف۔ توریت اور انجیل بتا کر صاف تشریعی نبوت کے دعویدار ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ ؎ کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور ہیں

(۱۰) الف یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر مُلہَم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمۂ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ (تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۳۰)

(۱۰) ب۔ کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجّت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

قارئین ! ان دونوں عبارتوں سے جو نتیجہ نکل سکتا ہے وہ اہل فہم پر روشن ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تشریعی نبی ہونے کا تھا۔ کیوں کہ ۱۰ الف میں

یہ بتایا کہ صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا اور اس سے پہلے کہا کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ اور ۱۰ب میں مرزا صاحب نے اپنے دعوائے نبوت کے منکرین کو کافر بتا کر اپنا شمار ان نبیوں میں کیا جو خدا کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تشریعی نبی ہونے کا تھا۔ یعنی اسی نبوت کے دعویدار تھے جو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی جبھی تو اپنی رسالت و نبوت کے منکر کو کافر ٹھہرایا۔ مرزائی جماعت اگر انصاف سے کام لے تو وہ خود پکار اٹھیگی کہ مرزائیہ اور مرزا صاحب اپنے ہی اقوال سے سب کے سب کافر و مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اگر مرزائی جماعت اپنے خود ساختہ نبی کو صاحب شریعت اور احکام جدیدہ لانے والا نبی نہیں مانتی تو اس کو اعلان کرنا چاہیئے کہ مرزا صاحب کی نبوت کے منکرین بموجب قول مرزا صاحب ۱۰ الف کے کافر نہیں ہیں بلکہ مسلمان ہیں اور مرزا صاحب نے جو اپنی نبوت کے انکار کرنے والوں کو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ پر کافر لکھا ہے۔ وہ قول بدتر از بول سرتاپا غلط ہے اور یہ کہ مسلمانوں کو حقیقۃ الوحی میں کافر کہکر مرزا صاحب خود کافر ہو گئے۔

ہٹ چھوڑیئے بس اب سر انصاف آیئے
انکار ہی رہے گا یہ بیکار کب تلک

(۱۱) خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام نشانیوں میں بہت بڑھکر ہے۔ اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام

احمد رکھا (دافع البلا صفحہ ۱۳)

(۱۲) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ☆ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(۱۳) خدا نے اس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام نشان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

(۱۴) اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو وہ اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ (حقیقۃ الوحی ۱۵۳)

(۱۵) پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔ تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ (حقیقۃ الوحی ۱۵۵)

(۱۶) اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تھا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹ و ۱۵۰)

مسلمانو! تم نے دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کس دلیری اور صفائی سے اپنی ہستی کو اپنے زعم باطل میں نبی اللہ و روح اللہ و کلمۃ اللہ و رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے افضل و برتر بتایا۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس برگزیدہ نبی کے ذکر کو (جس کا ذکر جابجا قرآن پاک میں موجود ہے) چھوڑ دینے کی ناپاک تعلیم دی اور اس برگزیدہ کی کھلی توہین کر کے اپنے کو کفر کی نجاست میں آلودہ کیا (والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ)

مرزائی جماعت کی طرف سے ٹریکٹ میں شائع کیا گیا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل گزرے ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بھی ہیں۔ ان کو نبوت بلا واسطہ براہ راست خدا کی طرف سے عطا ہوئی تھی۔ اور اپنے خود ساختہ نبی کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو غیر تشریعی نبوت بواسطہ ملی۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جنکو نبوت بلا واسطہ ملی اور صاحب شریعت بھی تھے۔ مگر پھر بھی مرزائی جماعت کے خود ساختہ غیر تشریعی ظلی نبی سے کمتر ٹھہرے سچ ہے خدا جب دین لیتا ہے تو عقل پہلے چھین لیتا ہے۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

دراصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کو مرزائیوں کی من گڑھت ظلی نبوت سے کوئی واسطہ و علاقہ نہیں مرزا صاحب کا دعوی تو اسی نبوت کا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی۔ رہا یہ امر کہ انبیائے کرام سے افضل کیوں لکھا سو جب نبوت ہی کا دعویٰ کرنے میں خوف خدا نہ کیا تو انبیاء سے افضل و برتر بننے میں خوف خدا کا کیا ذکر۔ مرزائی جماعت تو امنّا و صدقنا کے نعرے لگانے کے لئے منہ پھیلائے

بیٹھی ہی تھی پھر کیا تھا جو چاہا لکھ مارا۔ مسلمانوں! اللہ انصاف...... وہ شخص جو نبوت کا مدعی ہو اور پھر یہ بھی کہتا ہو کہ ہم اس آیت پر سچا و کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا ولکن رسول الله و خاتم النبيين کیا صریح کذب بیانی کر کے مسلمانوں کو دھوکے نہیں دیتا؟ الا لعنة الله على الظالمين۔

بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت

کہ باکہ باختۂ عشق درشب دیجور

(۱۷) مجھے بتلایا گیا تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هوالذی ارسل رسوله بالهدىٰ و دين الحق ليظهره علىٰ الدين كله (اعجاز احمدی صفحہ ۷)

(۱۸) خدا وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کیساتھ بھیجا (اربعین ۳ صفحہ ۳۶)

(۱۹) حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیوں کر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اسوقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک وحی اللہ ہے هو الذی ارسل رسوله با لهدیٰ و دين الحق ليظهره على الدين كله. دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ، اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ (ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۱)

(۲۰) پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول الله و الذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم اس وحی الٰہیہ میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲، ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ)

ناظرین! ان عبارات ملعونہ میں مرزا قادیانی نے اپنے زعم باطل میں ان آیات قرآنی کو جو حضور اقدس ﷺ کے متعلق ہیں۔ اپنی ذات کے متعلق بتایا ہے یہ عبارتیں علی الاعلان بتا رہی ہیں کہ مرزائیوں کا خود ساختہ نبی معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بننے کا مدعی ہے۔ اور یہ کہ وہ سرے سے سردار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نبوت ہی کا منکر ہے۔ جبھی تو ان آیات مبارکہ کو جو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی ہیں اپنی ذات پر چسپاں کرتا ہے والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ اگر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے سرکشی کی نیت نہ ہوتی تو اپنے متعلق عربی الفاظ میں اور عبارتیں گڑھ کر معاذ اللہ ان کو وحی اللہ بتا دینا ممکن تھا؟

(۲۱) سو میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اُس نعمت سے کامل حصہ پایا جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

اس قول بدتر از بول میں صرف اُسی نبوت کا دعویٰ نہیں ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی۔ بلکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سی نبوت کا بھی دعویٰ ہے جبھی تو یہ کفری بول بولا گیا ہے کہ اُس نعمت سے کامل حصہ پایا جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں (جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) کو دی گئی تھی مرزائی جماعت بتائے کہ اب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی غلامی کہاں رہی۔ یہاں تو ہمسری کا دعویٰ ہے۔والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ و لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ مرزا صاحب نے تو اپنے سے پہلے نبیوں اور رسولوں کی طرح اُس نعمت سے کامل حصہ پانے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو اُن سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو دی گئی تھی اُن جیسی نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں ہے تو یہ تاویل باطل ہے کیوں کہ نبوت و رسالت بھی تو نعمت الٰہیہ ہیں جو نبیوں اور رسولوں کو عطا کی گئیں۔

(۲۲) اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعۃ ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف مُلزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہیں بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذلك از کی لھم۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اُس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گزر گئی۔ اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان ھذالفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کو شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیوں کہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ تھی

(اربعین ۴ صفحہ۶)

(۲۳) چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اُس وحی کو جو میرے اوپر ہوئی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی عبارت ہے۔واصنع الفلك باعيننا و وحينا ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سُنے۔(اربعین ۴ حاشیہ ۶)

مرزا قادیانی کے ان دونوں اقوال نے تو مرزائیوں کی تمام کوششوں کو نیست و نابود ہی کر دیا۔ ان میں مرزا صاحب نے صاف صاف اپنے کو صاحب شریعت ہونا بتایا ہے۔ پس مرزائیوں کا یہ لکھنا کہ نہ تو آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی آسکتا ہے

مرزا ہی کے قول سے سرتاپا باطل ہوا۔ نیز مرزائیوں کا یہ لکھنا کہ:-

خواہ شریعت والی نبوت ہو خواہ بغیر شریعت......دونوں ہی کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔

سراسر لغو اور ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور کا مصداق ٹھہرا کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائی جماعت عقیدۂ ختم نبوت کے منکر نہیں؟ اور یہ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت اُس قسم کی

نبوت کا نہیں تھا جو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ یقیناً اُسی نبوت کا تھا جو حضور کے ظہور سے پہلے جاری تھی۔ اور مرزائی جماعت قطعاً یقیناً عقیدۂ ختم نبوت کی منکر ہے۔

مرزائیوں نے ٹریکٹ بنام ''عقیدۂ ختم نبوت جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے'' شائع کر کے مسلمانوں کو کھلم کھلا دھوکا دیا ہے۔ واللہ مسلمانوں کے قصر ایمان میں نقب لگانے کے لئے یہ آلہ نقب تیار کیا ہے۔

(۲۴) اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اُس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔ (تحفۂ گولڑیا صفحہ ۱۰)

(۲۵) اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اِس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں (اعجاز احمدی صفحہ ۳۰)

مسلمانو! مرزائیوں نے ٹریکٹ کے صفحہ ۴ پر تم کو صریح دھوکا دینے کے لئے یہ لکھا ہے کہ:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شریعت والے نبی کے آنے سے تو حضور کی شریعت منسوخ ہوتی ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ شریعت محمدیہ ایسی کامل شریعت نہ تھی جو ہمیشہ کیلئے قائم رکھی جاتی اور یہ امر حضور کے افضل الانبیاء ہونے کی شان کے خلاف ہے۔

اُن کا خود ساختہ نبی تو با اعلان نقارہ پکار رہا ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرمودہ احکام یعنی احادیث کے ذخیرہ میں سے جس کو چاہتا ہوں اُس کو قبول کرتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں اس کو رد کر کے معاذ اللہ ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیتا ہوں۔ مرزا صاحب کے نزدیک شریعت محمدیہ ایسی کامل شریعت نہیں ہے جو ہمیشہ کے لئے قائم رکھی جاتی۔ بلکہ قابل ترمیم و تنسیخ ہے۔ جبھی تو اپنی شیطانی وحی کی بنا پر احادیث ردی کے ٹوکرے میں پھینکی جاتی ہیں۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ یہ امر تعجب خیز ہے کہ احادیث نبویہ کو ردی کے ٹوکرے میں پھینک دینے پر بھی مرزائیوں کے نزدیک مرزا صاحب کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت و فرمانبرداری اور غلامی کا شرف حاصل ہے۔

مسلمانوں روشنی آفتاب نصف النہار سے بھی زائد روشن یہ امر ہے کہ مرزا قادیانی نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و غلامی سے آزاد ہو کر اور عقیدۂ ختم نبوت سے منکر بنکر اسی نبوت کا دعویٰ کیا جو انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو عطا ہوئی تھی اور ایک جدید مذہب جو شریعت محمدیہ کے بالکل خلاف ہے ایجاد کیا۔ مرزا قادیانی کی عباراتِ منقولہ اس پر شاہد و ناطق ہیں۔ مرزائی اس کو مسلمانوں کی فاش غلط گوئی و صریح کذب بیانی سے تعبیر کر کے (ملاحظہ ہو ٹریکٹ کا صفحہ ا) اپنی جماعت کا دل خوش کر سکتے ہیں مگر جس کے دل میں خوف خدا اور شرم و حیا کا ذرا سا بھی مادہ باقی ہے وہ فوراً پکار اُٹھے گا کہ مرزائیوں کی عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھنے کی چیخ و پکار صریح کذب بیانی واغوا پر مبنی ہے۔

(۲۶) پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت

نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں (ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ۲۶۴)

(۲۷) اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد ﷺ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلاۃ والسلام (ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ)

یہاں القائے شیطانی نے وہ ترقی کی کہ مرزا صاحب نے غلام احمد کے بجائے محمد اور احمد ہونے کا اعلان کر دیا اور صاف صاف نبوت محمد یہ ﷺ اور رسالت احمد یہ ﷺ کے دعویدار بن بیٹھے۔ (والعیاذ باالله تعالیٰ)

مسلمانو! ہم نے مرزا قادیانی ہی کی عبارتوں سے یہ امر آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر کے دکھا دیا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ اسی نبوت کا تھا جو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ظہور سے پہلے جاری تھی اور یہی نہیں بلکہ مرزا صاحب کا دعویٰ حضور پرنور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلیم کی طرح نبی ہونے کا تھا۔ پس مرزا صاحب قادیانی کا یہ اقرار کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ اُن کے کفر وارتداد پر پردہ نہیں ڈال سکتا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ انہوں نے اپنے اقوال کفریہ سے جن میں اپنی نبوت کا دعویٰ ہے سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہے۔ ضروریات دین کا انکار ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب ہے۔ کھلم کھلا توبہ کر کے ازسرنو کلمۂ طیبہ پڑھ کر اسلام لے آئے۔ کوئی شخص ستائیس مرتبہ کلمہ اسلام پڑھے اور ایک بار اللہ عزوجل کو معاذ اللہ گالی دے، کیا وہ ستائیس بار کلمہ پڑھنا اس کو کافر ہونے سے بچالے گا؟ علاوہ اس کے مرزا قادیانی اور مولوی قاسم نانوتوی نے

خاتم النبیین کے معنیٰ ہی بدل ڈالے اور اس کے جو معنیٰ ضروریات دین سے ہیں ان کو غلط اور جاہلوں کا خیال ٹھہرایا۔ ان دونوں کے نزدیک تو خاتم النبیین کے یہ معنیٰ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اب بھی اپنے امتیوں کو نبوت عطا فرماتے اپنے غلاموں کو نبی ورسول بناتے ہیں (والعیاذ باللہ تعالیٰ) تو ایسا ناپاک عقیدہ رکھنے والا ستائیس مرتبہ کیا ستائیس کرور مرتبہ خاتم النبیین کا اقرار کرے اس کی اس لفظ سے وہی کفری مراد تو ہوگی جو اس کا مذہب ہے کہ معاذ اللہ ختم نبوت کے معنیٰ اپنے متبعین کو نبوت تقسیم کرنا ہیں تو اس کا اقرار کرنا کہ میں حضور کی خاتمیت پر ایمان رکھتا ہوں اس کو کفر و ارتداد سے کیوں کر بچالیگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

کتبہ

کلب من کلاب العتبۃ النبویۃ عبد من عبید الحضرۃ القادریۃ احد فقراء الاستانیۃ العلیۃ البرکاتیۃ الفقیر ابو طاہر محمد طیب الصدیقی القادری البرکاتی القاسمی الدانا فوری غفرلہ

